روزنامہ
# الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ ہفتہ ۲۴۔ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ، ۸۔ احسان ۱۳۷۰ ہش، ۸۔ جون ۱۹۹۱ء نمبر ۱۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## انکسار اور عجز کا تقاضا

"انکسار کا تقاضا یہ ہے اور عجز کا تقاضا یہ ہے کہ اس حالت میں بھی جبکہ سامنے جنّت دکھائی دے رہی ہو۔ خدا سے یہ عرض کریں کہ جہاں تک ہماری ذات کا تعلق ہے اگر تو ہمارے ظالم ہونے کا فیصلہ کرے تو تیرا فیصلہ برحق ہوگا۔ ہم اپنے گناہوں اور کمزوریوں سے واقف ہیں۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

## احمدی احباب کی تربیت کے لئے
## ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے، اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے۔ بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا۔ بالکل غلط اور باطل ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے صفات قدرت و تصرّف پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا، تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچّی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے۔ یہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد
اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آجاؤ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسبِ حال اپنے آپ کو بناؤ۔ اور وہ سچّی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے، اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں، مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبّت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچّی محبّت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ محبّت اور اخلاص خدا تعالیٰ سے ہو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۳۴)

## سانحہ ارتحال

مکرم عبدالمنان صاحب ناہید کی اہلیہ مکرمہ عائشہ محمود صاحبہ ۵۔ جون ۱۹۹۱ء کو کوثر میڈیکل سنٹر راولپنڈی میں وفات پاگئیں۔ ان کی عمر تقریباً ۶۵ سال تھی۔ اسی روز جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں بعد از نماز عشاء بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے کے بعد مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوفہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

## درخواست دعا

مکرم منشی نورالدین صاحب خوشنویس چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

## اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اُسی منعمِ حقیقی کی محبّت کو دل میں جگہ دو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"ذرا غور تو کرو کہ دنیا میں اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ ادنیٰ سا احسان بھی کرتا ہے تو وہ اس کا کس قدر ممنون ہوتا ہے اور ہر طرح سے اس احسان کو محسوس کرتا ہے مگر خدائے تعالیٰ کے احسان کو جو کُل دنیا کے احسانوں سے بالا اور بالاتر ہیں اور جو سچ پوچھو تو وہ احسان بھی..... دراصل اللہ تعالیٰ ہی کے احسان ہیں جس نے یہ توفیق فرمائی۔ کوئی کسی کو نوکر کرا دیتا ہے یا دعوت کرتا ہے یا کپڑا دیتا ہے پر سوچو تو سہی کہ اگر خداداد طاقتیں نہ ہوں تو ہم کیا سُکھ ان سے اٹھا سکتے ہیں؟ دعوت میں عمدہ سے عمدہ اغذیہ اور کھانے کے سامان ہوں لیکن اگر قے کا مرض ہو یا پیٹ میں درد ہو تو وہ کھانے کیا لطف دے سکتے ہیں اور ان سے کیا مزہ اٹھایا جا سکتا ہے؟ عمدہ سے عمدہ چیز بجز فضلِ الٰہی فائدہ اور سُکھ نہیں دے سکتی۔ یہ روشنی جس سے ہزارہا سُکھ اور فائدے پہنچتے ہیں کس نے دی؟ اُسی نے جو (آسمانوں اور زمین کا نور) ہے۔ ہوا۔ پانی کس نے عطا فرمایا؟ اسی منعمِ حقیقی کی نعمتوں اور برکتوں کا ایک شعبہ ہے۔ سرسبز کھیت اور باغوں میں پھل لگانا اس کی نوازش اور عنایت ہے۔ غرض کُل دنیا کی نعمتوں سے جو انسان مالا مال ہو رہا ہے۔ یہ اس کی ہی ذرّہ نوازیاں ہیں۔ جسمانی نعمتوں اور برکتوں کو چھوڑ کر اب میں ایک عظیم الشان نعمت روح کے فطرتی تقاضے کو پورا کرنے والی نعمت کا ذکر کرتا ہوں وہ کیا؟ یہ اسی کا پاک اور کامل کلام ہے جس کے ذریعے سے انسان ہدایت کی صاف اور مصفّا راہوں سے مطلع اور آگاہ ہوا۔ اور ایک ظلمت اور تاریکی کی زندگی سے نکل کر روشنی اور نور میں آیا۔ ایک انسان دوسرے انسان کی باوجود ہم جنس ہونے کے رضاء سے واقف نہیں ہوسکتا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کی رضاء سے واقف ہونا کس قدر مشکل تھا۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان عظیم ہے۔ کہ اس نے اپنی رضاء کی راہوں کو بتلانے اور اپنی وراء الوراء مرضیوں کو ظاہر کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ قائم فرمایا۔

انسان دنیا کے عجائبات اور خداداد چیزوں میں غور کر کے سُکھ پاتا ہے لیکن وہ ابدی اور دائمی خوشی جو خود اللہ تعالیٰ ظاہر کرے کیسی سچی ہوگی۔"

(خطبہ عید الفطر فرمودہ ۳۔ مارچ ۱۸۹۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۸۔ احسان ۱۳۷۰ ہش ۸۔ جون ۱۹۹۱ء

# پھل دار درخت

انسان کچھ نہ ہونے کے باوجود کبھی کبھی اپنے آپ کو سبھی کچھ سمجھنے لگتا ہے۔ اس کے تصوّر میں اسکی کمزوری اسکی طاقت کا روپ دھار لیتی ہے اور وہ اپنے آپ کو "قادر مطلق" سمجھنے لگتا ہے۔ حقیقی قادر مطلق کبھی تو ایسے شخص کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ کہ بے سمجھی میں اس راہ پہ چل پڑا ہے اور کبھی اس کے پرخچے اڑا دیتا ہے کہ اس کے ایسا سمجھنے میں اسکی انا کا دخل ہے اور لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ تاریخ میں ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں اور ایسی مثالوں کو پیش نظر رکھ کر ہی لوگ ایسے لوگوں کو فرعون کا نام دے دیتے ہیں۔ ان فرعونوں میں سے کوئی کسی رنگ میں اور کوئی کسی رنگ میں تباہی کی ایک نئی مثال چھوڑ جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان از خود تو کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ اور اس کا سب کچھ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ قادر مطلق خدا چاہے تو اسے رکھے اور چاہے تو اسے ختم کر دے چاہے تو اسے عزت دے دے اور چاہے تو ذلّت کی گہرائیوں میں دھکیل دے۔ اپنا بنا لے تو انسان خدا کا ولی ہو جائے اور اسے دھتکار دے تو شیطان سے بھی پرے جا گرے۔ جس کی پشت پر خدا ہو اس کا سب کچھ ہو جاتا ہے۔ کون و مکاں اس کیلئے تسخیر ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے کام پہ لگا دیئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ صورت پیدا اس وقت ہوتی ہے جب انسان خدا تعالیٰ کے فرمان کے ماتحت ہو جائے۔ سب کچھ خدا کا ہے۔ انسان خدا کا ہو جائے تو سب کچھ اس کا ہو جاتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

"تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اسکے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا۔ اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور کھیت کو خوشنما درختوں اور بارآور پودوں سے آراستہ کرتا اور انکی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں انکی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں پھینک دیوے۔"

اس مثال کو انسان پیش نظر رکھے تو اپنے آپ کو ضائع ہونے سے بچا سکتا ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں اپنے آپ کو نہائت مفید وجود بنا سکتا ہے۔ خدا کی گود میں آ جاتا ہے اور پھلنا پھولنا اس کا مقدّر بن جاتا ہے۔

○

سب کے لئے ہے دل میں محبت خدا گواہ
نفرت کا شائبہ بھی کسی کے لئے نہیں

خاصانِ بزم کے لئے اِک لُطفِ خاص ہے
یہ لُطفِ خاص اُن کا سبھی کے لئے نہیں!

کیوں پُوچھتے ہو نیم شبی کے معاملات؟
میری زبان پَردہ دری کے لئے نہیں!

اک مکر ہے فریب ہے قوموںؑ کا اِتحّاد
یہ اِتحّاد داد رسی کے لئے نہیں!

سوداگروں کو چاہیئے منڈی برائے مال
کچھ دَرد اُن کے دل میں کسی کیلئے نہیں!

اُٹھ جاگ ارضِ ایشیا خوابِ گراں سے جاگ
خوابوں کے تاج، تاجوَری کیلئے نہیں!

تو اپنے اقتصاد کو مضبوط تر بنا
غیروں کا رِزق قومِ جری کے لئے نہیں!

تیرے جہاں کو سیرتِ فولاد چاہیئے
تیرا زمانہ شیشہ گری کے لئے نہیں!

جو ہو سکے تو اپنی بقا اِس پہ کر رقم
لوحِ حیات نقش گری کے لئے نہیں!

سعید احمد اعجاز
U.N.O سے

حالات کچھ ہوں ہم مُسکرائیں
اپنی جبیں پہ تارے سجائیں
سب کو مسرّت کا پیغام دیں ہم
سب اپنے غم بُھول جائیں

ابوالاقبال

## پانچ ہزار واقفین کی ضرورت

سیّدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:-

"جماعت کو بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

# علمی مسائل

پھر قرآن کریم صرف کتاب ہی نہیں بلکہ وہ کتاب مبین بھی ہے ۔ یعنی وہ نہ صرف انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر دیتا ہے بلکہ تقرب الی اللہ کے لئے جس قدر امور کی ضرورت ہے ان سب کو اس نے پوری تفصیل سے بیان کر دیا ہے ۔ گویا احکام یا اخلاق فاضلہ یا اعتقادات صحیحہ سے تعلق رکھنے والی کوئی بات ایسی نہیں جو قرآن کریم نے بیان نہ کی ہو ۔

اصل بات یہ ہے کہ جو چیز درونِ پردہ ہو جب تک وہ آپ ہمیں آواز نہ دے اور آپ ہماری رہنمائی نہ کرے ہمیں باہر سے اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکتا ۔ فرض کرو ایک مکان کا دروازہ اندر سے بند ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ اس کے اندر کون ہے تو ہمیں اندر کا حال کس طرح معلوم ہو سکتا ہے ۔ اگر ہم محض اپنے قیاس سے اس کے متعلق کوئی فیصلہ کریں گے تو وہ ویسی ہی بات ہو گی جیسے مشہور ہے کہ کسی شہر میں چار اندھے رہا کرتے تھے ۔ اتفاقاً ایک دن اس شہر میں ہاتھی آ گیا اور سینکڑوں آدمی اس کے دیکھنے کے لئے اکٹھے ہو گئے ۔ ان اندھوں نے شہر والوں سے کہا کہ ہمیں بھی وہاں لے چلو ۔ سارا شہر دیکھ آیا ہے اگر ہم نہ گئے تو لوگ کیا کہیں گے ۔ چنانچہ کوئی شخص انہیں سہارا دے کر وہاں لے گیا ۔ اب وہ دیکھ تو نہیں سکتے تھے ۔ انہوں نے کہا کہ چلو ہم ٹٹول کر ہی معلوم کر لیتے ہیں کہ ہاتھی کیسا ہوتا ہے ۔ چنانچہ ایک نے ہاتھ مارا تو وہ اس کی دم پر پڑا ۔ دوسرے نے ہاتھ مارا تو کان پر پڑا ۔ تیسرے نے ہاتھ مارا تو سونڈ پر پڑا ۔ چوتھے نے ہاتھ مارا تو پیٹ پر پڑا ۔ اس کے بعد وہ واپس آ گئے اور پھر انہوں نے بیٹھ کر آپس میں ہاتھی کے متعلق باتیں شروع کر دیں ۔ ایک نے کہا کہ ہاتھی ایک لمبی سی چیز ہوتی ہے جس کے آگے تھوڑے سے بال ہوتے ہیں دوسرے نے کہا کہ تم بالکل جھوٹ بولتے ہو ۔ ہاتھی تو ایسا ہوتا ہے جیسے چھاج ہوتا ہے ۔ تیسرے نے کہا تم نے ہاتھی دیکھا ہی نہیں ۔ وہ تو ڈھول کی طرح ہوتا ہے ۔ چوتھے نے کہا کہ سب غلط کہتے ہو وہ تو ایک موٹی سی لچکدار چیز ہوتی ہے اور کچھ بھی نہیں ہوتا ۔ (اس کا ہاتھ سونڈ پر پڑا تھا) یہ اختلاف اس لئے ہوا کہ انہوں نے بے دیکھے محض قیاس سے ایک چیز کا اندازہ لگایا تھا ۔ اسی طرح جو چیز درونِ پردہ ہو اس کا پتہ باہر سے نہیں لگ سکتا اور اگر کوئی پتہ لگانے کی کوشش کرے گا تو وہ اندھوں کی طرح غلط نتیجہ پر ہی پہنچے گا ۔ یہی حال خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی دینی تعلیموں کا ہے ۔ یہ علم صرف خدا تعالیٰ کی کتاب سے ہی حاصل ہو سکتا ہے اور جو شخص اسے باہر سے سیکھنے یا سمجھنے کی کوشش کرتا ہے وہ ان اندھوں کی طرح ہوتا ہے جن میں سے کسی نے سونڈ پر ہاتھ مار کر سمجھ لیا تھا کہ میں نے ہاتھی دیکھ لیا ہے کسی نے دم پر ہاتھ مار کر سمجھ لیا تھا کہ میں نے ہاتھی دیکھ لیا ہے کسی نے پیٹ پر ہاتھ مار کر سمجھ لیا تھا کہ میں نے ہاتھی دیکھ لیا ہے ۔ اور کسی نے کان پر ہاتھ مار کر سمجھ لیا تھا کہ میں نے ہاتھی دیکھ لیا ہے ۔

اس زمانہ میں بعض بیوقوف سائنسدان کہتے ہیں کہ ہم عقل سے خدا کو معلوم کر سکتے ہیں جیسے بعض بیوقوف علماء یہ کہتے ہیں کہ مذہب کا عقل سے کیا تعلق ہے ۔ یہ دونوں بیوقوف ہیں ۔ خدا کو ہم عقل سے نہیں دریافت کر سکتے ۔ اور مذہب کو ہم بغیر عقل کے ہم سمجھ نہیں سکتے جس طرح دنیا کی تمام معقول باتوں کے سمجھنے کے لئے عقل کی ضرورت ہے ۔ اسی طرح مذہب کے سمجھنے کے لئے بھی عقل استعمال کی جاتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ۔ ۔ ۔ (یوسف آیت ۱۰۹) یعنی اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، تو لوگوں سے یہ کہہ دے کہ میرا طریق یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں اور میں اور میرے متبع سب بصیرت پر قائم ہیں ۔ یعنی ہر بات کو ہم دلیل اور عقل کے ساتھ مانتے ہیں ۔ یونہی نہیں مانتے ۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ کوئی انسان محض عقل سے خدا کو پا سکتا ہے ۔ خدا کو پانے کے لئے مذہب ہمارا رہنما ہے اور مذہب کو سمجھنے کے لئے عقل کا پاسبان ضروری ہے اور عقل کو صحیح راستہ دکھانے کے لئے نبی کا وجود ضروری ہے ورنہ خالی عقل سے جن لوگوں نے مذہب کو پانے کی کوشش کی ہے ۔ انہوں نے ہمیشہ ٹھوکر کھائی ہے ۔ پنجابی میں ایک ضرب المثل ہے ۔ "گھروں میں آیاں تے سنیہے توں دیندا ہاں" یعنی گھر سے تو میں آیا ہوں اور پیغام تم دے رہے ہو ۔ بالکل یہی بات خدا تعالیٰ کے متعلق کہی جا سکتی ہے ۔ جب کوئی شخص خدا سے ملنا چاہے تو لازماً خدا ہی اسے بتا سکتا ہے کہ تم اس اس طرح مجھے مل سکتے ہو ۔ وہ خود بخود اس تک نہیں پہنچ سکتا ۔ پس وہ سائنس دان پاگل ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا کو اپنی عقل کے زور سے پا سکتے ہیں خدا کو خدا کے ذریعے ہی پایا جا سکتا ہے اور خدا کی رہنمائی حاصل کرنے کا سب سے بڑا اور کامیاب ذریعہ یہی ہے کہ انسان خدا کے کلام پر غور کرے اسے سمجھے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے

پھر فرماتا ہے ۔ ۔

یہ قرآن مومنوں کے لئے بہت بڑی ہدایت اور بشارت کا موجب ہے اس جگہ ہدیً کی تنوین تعظیم کے لئے استعمال کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ ہدایت بہت بڑی شان رکھتی ہے ۔ یعنی ہدایت کا کوئی درجہ اور مقام ایسا نہیں جس کی طرف قرآن کریم بنی نوع انسان کی رہنمائی نہ کرتا ہو ۔ یوں تو اپنے زمانہ میں تورات بھی دنیا کی ہدایت کا موجب تھی اور انجیل بھی دنیا کی ہدایت کا موجب تھی اور ژند اوستا بھی دنیا کی ہدایت کا موجب تھی ۔ مگر کامل ہدایت جس نے انسان کو نقطۂ کمال تک پہنچا دیا اور جس کے بعد قیامت تک کے لئے کسی اور ہدایت اور رہنمائی کی ضرورت نہیں ۔ وہ صرف قرآن کریم ہی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر ہدایت کے مختلف مدارج کا ذکر کرتے ہوتے فرمایا ۔ (محمد رکوع ۲) یعنی جو لوگ ہدایت کے راستہ پر چل پڑتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت پر ہدایت دیتا چلا جاتا ہے کیونکہ جس طرح خدا تعالیٰ غیر محدود ہے اسی طرح اس کے قرب کی راہیں بھی لا متناہی ہیں ۔ مگر قرآن کریم کا کمال یہ ہے کہ وہ ہر مرحلہ پر انسان کی رہنمائی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے میں کوئی مقام بھی ایسا نہیں آتا جب انسان اپنے آپ کو قرآنی رہنمائی سے مستغنی سمجھ سکے ۔ وہ شروع سے لے کر آخر تک قرآنی ہدایت کا محتاج رہتا ہے ۔ اور قرآن بھی اسے قدم قدم پر اپنے انوار اور برکات سے حصہ دیتا چلا جاتا ہے ۔ یہاں تک کہ وہ خدا تعالیٰ کے پاس پہنچ جاتا ہے ۔

---

اسی طرح ایک شخص زبان سے تو کہہ دیتا ہے کہ میں ایمان لایا اور وہ سمجھتا بھی یہی ہے کہ میں ایمان کی حقیقت سے واقف ہوں مگر وہ ایمان کی حقیقت کو نہیں سمجھ رہا ہوتا ۔ پس ایک ایمان تو اس قسم کا ہوتا ہے کہ ایک شخص منافقانہ طور پر صرف زبان سے کہتا ہے کہ میں ایمان لے آیا ۔ اور اسکے قول کے مطابق لوگ بھی سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ یہ ایمان لے آیا ہے مگر خدا تعالیٰ اسکے ایمان کی حقیقت کو اچھی طرح جانتا ہے ۔ اور وہ منافق بھی اپنے دل میں کہتا ہے کہ میں تمسخر کر رہا ہوں ۔ لیکن دوسرا ایمان اس قسم کا ہوتا ہے کہ ایک شخص سمجھتا ہے کہ میں اچھی طرح ایمان کی حقیقت کو سمجھتا ہوں مگر دراصل وہ کچھ بھی نہیں سمجھا ہوتا اسکے مقابلہ میں تیسری قسم کا ایمان یہ ہے کہ ایک شخص فی الحقیقت ایمان کو سمجھ جاتا ہے ۔ اور لوگ بھی کہتے ہیں یہ ایماندار ہے اور اللہ تعالیٰ بھی کہتا ہے کہ یہ ایماندار ہے اسکی مثال اس درخت کی سی ہوتی ہے جس کی جڑ زمین کے اندر دور تک چلی گئی ہو ۔ اور کسی قسم کی آندھیاں اس پر اثر انداز نہ ہو سکیں ۔ پہلی قسم کے ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے کوئی چھوٹا سا پودا اکھیڑ کر ہاتھ میں پکڑا ہوا ہو اور اسکی جڑوں کا زمین کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو ۔ اور دوسری قسم کے ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک درخت بظاہر زمین میں لگا ہوا ہو مگر اسکی جڑیں بالکل زمین کی اوپر والی مٹی میں ہوں اور وہ کسی کے ذرا سے دھکے کے ساتھ ہی زمین پر آ رہے اور تیسری قسم کے ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بڑا تناور درخت ہو اور اس کی جڑیں بھی پاتال تک چلی گئی ہوں ۔ یہی اصل ایمان ہے جو انسان کی نجات کا موجب بنتا ہے اور اس ایمان کے ساتھ عمل صالح کا ہونا بھی ضروری ہے ۔ لیکن یہ امر یاد رکھنا چاہئیے کہ ہمارے ہاں جن باتوں کو نیک عمل کہتے ہیں یا انگریزی میں جنہیں گڈ ایکشنز (GOOD ACTIONS) کہتے ہیں قرآن کریم انہیں عمل صالح قرار نہیں دیتا ۔ سارے قرآن میں شاذ و نادر کے طور پر شاید ہی کسی ایک مقام پر نیک عمل کے لئے خیر کا لفظ استعمال ہوا ہو تو ہوا ہو ۔ ورنہ قرآن کریم ہمیشہ عمل صالح کا لفظ استعمال کرتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نیکی وہی ہے جو مطابق حالات ہو اور اگر حالات کے مطابق کوئی عمل نہ ہو تو وہ عمل صالح نہیں کہلائے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عمل صالح وہی عمل ہے جو مطابق حالات اور موقع کے مناسب ہو اسی لئے خدا تعالیٰ نے بار بار قرآن کریم میں ایمان کے ساتھ عملوا الصلحٰت کا ذکر کیا ہے ۔ لوگ غلطی سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ نماز نجات دلائے گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حالانکہ نماز وہ نجات دلا سکتی ہے جو نماز پڑھنے کے موقعہ پر پڑھی جائے ۔ اگر کسی وقت کفار سے جہاد ہو رہا ہو ۔ پڑائی لڑی

باقی صـ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات — نون سین

# ایتھوپیا کی حالت

ہمیں وہ وقت یاد ہے جب ۶۴-۱۹۶۳ء میں شہنشاہ ہیل سلاسی نائیجیریا گئے۔ اور صدر مملکت نے اپنے محل میں ان کی دعوت کے موقعے پر شہنشاہ ہیل سلاسی سے ہمارا تعارف کروایا۔ اگلے ہی روز یہ سُنا گیا کہ ہیل سلاسی کو دوبارہ ایتھوپیا واپس جانا پڑ گیا۔ بغاوت کے آثار تھے لیکن انہوں نے اس بغاوت پر قابو پالیا۔ اس کے بعد ۱۹۷۶ء میں پھر بغاوت ہوئی۔ تو ہیل سلاسی کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔ اور ریام مینجستو نے ملک کی صدارت کا عہدہ سنبھال لیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک ملک قحط کا بھی شکار رہا اور چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں کی طرف سے بغاوت کا بھی۔ لیکن اب کچھ دیر سے یہ دونوں باتیں اپنے عروج پر پہنچ چکی تھیں۔ حتیٰ کہ گذشتہ روز صدر مملکت کو ملک چھوڑ کر فرار ہونا پڑا۔ باغیوں نے اپنے حملے جاری رکھے۔ اور اب اطلاع آئی ہے کہ عدیس ابابا جو ملک کا دارالخلافہ ہے پر بھی باغیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اس قبضے کے لئے انہیں تین گھنٹے مسلسل شدید لڑائی کا سامنا رہا۔ لیکن بہر حال اب انہوں نے عدیس ابابا کو فتح کر لیا ہے۔ اور سب سے زیادہ مزاحمت کی جگہ صدر کے محل پر قبضہ کر لیا ہے۔ انہوں نے متعدد وزارتوں کے دفاتر بھی قبضے میں لے لئے ہیں۔ اسی طرح پولیس سٹیشن، ریڈیو سٹیشن اور دارالخلافہ کے دو مرکزی چوک بھی ان کے ہاتھ میں ہیں۔ جہاں تک وزارت دفاع کا تعلق ہے۔ گذشتہ روز تک ان کا اس وزارت سے جھگڑا چل رہا تھا۔ وہاں پر حکومت کے صرف چند ایک فوجی موجود تھے جو مزاحمت کر رہے تھے۔ ریولیوشنری ڈیموکریٹک فرنٹ کا کہنا ہے کہ ہمیں کسی موقعہ پر بھی زیادہ مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اور اس لڑائی میں لوگ بھی بہت کم مارے گئے ہیں۔ اب باغیوں نے اپنی فوج کو اہم مقامات کی حفاظت کے احکام جاری کر دئے ہیں۔ یہ خانہ جنگی ۳۰ سال سے جاری تھی اور اب درمیانی عرصہ کی ایتھوپیا کی حکومت اور باغیوں میں اس کے خاتمہ کے لئے جنگ بندی کا اعلان کروا دیا ہے۔ ان دونوں میں مصالحت کروانے کے لئے لنڈن میں امریکی حکام موجود تھے۔ مسٹر ہرمن کوہن (HERMAN COHEN) جو افریقی امور کے لئے امریکہ کے اسسٹنٹ سیکرٹری آف سٹیٹ ہیں۔ ان کا اعلان تو برطانوی ٹیلیوژن پر نشر کیا گیا۔ لیکن باغیوں کے نمائندوں نے کہا کہ ابھی پوری طرح اور حقیقی طور پر جنگ بندی کا فیصلہ نہیں ہوا۔ گویا عارضی طور پر جنگ روک تو دی گئی ہے۔ لیکن پوری طرح جنگ بندی کا فیصلہ بعد میں ہوگا۔ پہلے یہ خیال تھا کہ اس فیصلے سے پہلے باغیوں کی فوجیں عدیس ابابا میں داخل نہیں ہونگی۔ لیکن امریکیوں کے کہنے پر وہ داخل ہو گئیں۔ اس وقت یہ بات واضح نہیں ہے کہ جنگ بندی کی بات کس نے کی۔ اور وہ کہاں تک درست تھی۔ بی۔بی۔سی نے بھی یہ اعلان کیا کہ جنگ بندی کا اعلان عدیس ابابا میں ہونا تھا۔ حالانکہ جس وقت طرفین آپس میں گفت و شنید کر رہے تھے اسی وقت اعلان کر دیا گیا۔

# کویت میں انتخابات

کویت میں حزب مخالف کو پہلے ہی اس بات کا خطرہ تھا کہ ایک دفعہ مارشل لاء لگ گیا تو اس میں توسیع ہوتی رہے گی۔ اب جب ایک ماہ کی مزید توسیع کر دی گئی ہے تو حزب مخالف نے گذشتہ سوموار ۲۷ مئی کو امیر کویت سے ملاقات کر کے اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔ عبداللہ نیواری جو کویت میں ڈیموکریٹک فرنٹ کے سربراہ ہیں نے ایک نیوز ایجنسی کو بتلایا ہے کہ مارشل لاء اس بات میں ہرگز کامیاب نہیں رہا کہ حفاظتی انتظامات کو مستحکم کیا جا سکے وہ صرف اس بات میں کامیاب کہا جا سکتا ہے کہ اس نے لوگوں کو ناجائز طور پر دبایا ہے ان کی آزادی اظہار کو چھینا ہے اور اخبارات کی آزادی پر بھی ہاتھ ڈالا ہے اس کے علاوہ انسانی حقوق کی پامالی کا بھی باعث بنا ہے۔

کویت کے آٹھ مخالف گروپوں نے امیر کے ساتھ گفت و شنید کرنی چاہی تھی تاکہ وہ شیخ جابر الاحمد الصباح کو یہ بتا سکیں کہ فوری طور پر جمہوری اصلاحات کی ضرورت ہے اور انتخابات بھی اگلے سال کی بجائے ابھی بلا تاخیر ہونے چاہئیں۔ لیکن امیر نے ۲۶ جون تک مارشل لاء میں توسیع کر دی ہے اس کا آغاز ۲۶ فروری کو ہوا تھا۔ اور مقصد یہ بیان کیا گیا تھا۔ کہ بنیادی حفاظتی اقدامات کے لئے ضروری ہے۔ نیواری نے ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ اس سے پہلے مخالف گروپوں نے کبھی امیر سے گفت و شنید نہیں کی تھی۔ انہوں نے اپنی اس حالیہ میٹنگ میں اس بات پر زور دیا کہ کویت کی ۱۹۸۶ء سے پہلے کی پارلیمنٹ کو بحال کیا جائے۔ فوری طور پر انتخابات کروائے جائیں اور انسانی حقوق کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے

حکومت کے مخالف گروہوں کے نمائندے نے اور مغربی ممالک کی حکومتوں اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے کہا ہے کہ غیر کویتی خاص طور پر فلسطینی کمیونٹی کو اس لئے تکالیف دی جا رہی ہیں کہ خیال کیا جاتا ہے کہ انہوں نے خلیج کی جنگ میں عراق کا ساتھ دیا تھا۔ وزیر اعظم کراؤن پرنس شیخ سعد العبداللہ الصباح نے گذشتہ اتوار کے روز کہا کہ فری لانس فوجی لوگوں کو سڑکوں سے ہٹا رہے ہیں اور ان سے پوچھ گچھ کر کے انہیں تکالیف پہنچا رہے ہیں۔ اور وہ اس ساری کارروائی کا باعث یہ بتاتے ہیں کہ ان لوگوں نے عراق کے ساتھ مل کر کویت کو نقصان پہنچایا ہے۔ اگرچہ خلیج کے رہنماؤں کی یہ عادت نہیں ہے لیکن انہوں نے نہایت صاف الفاظ میں کہا کہ جرائم کا خاتمہ کیا جائے گا۔ اور جہاں جہاں مشین گنیں اینٹی ٹینک اسلحہ اور دوسرا ناجائز اسلحہ لوگوں کے پاس ہے وہ فوری طور پر واپس کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انسانی حقوق کی جس طرح پامالی کی جا رہی ہے۔ اس سے کویت کا نام بدنام ہوا ہے۔ جو فیصلے کئے گئے ہیں وہ حزب مخالف کے مطابق ضرورت سے بہت کم ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے امیر کویت سے اس بات پر بھی گفت و شنید کی ہے کہ حکومت اور لوگوں کے درمیان رابطہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور حکومت عوام الناس سے کسی بات میں مشورہ نہیں کرتی۔ ۱۹۸۶ء میں امیر کویت نے پارلیمنٹ توڑ دی تھی یہ وہ وقت تھا جب ایران اور عراق کے درمیان جنگ اپنے عروج پر تھی۔ اور جب وہ خلیج کی جنگ کے بعد واپس آئے تو انہوں نے اس بات کا اعلان کیا کہ ۱۹۹۲ء کے آخیر تک ملک میں انتخابات کروائے جائیں گے۔ بظاہر تو یہ ایک ایسا وعدہ ہے جس سے لوگوں کو مطمئن ہو جانا چاہیئے تھا لیکن حزب مخالف کا خیال ہے کہ اگر فوری طور پر انتخابات نہ کروائے گئے تو شائد ۱۹۹۲ء میں بھی انتخابات نہیں ہو سکیں گے ہو سکتا ہے کہ اس وقت تک حکومت اپنے آپ کو خاصی مضبوط پوزیشن میں لے آئے اور انتخابات کی ضرورت محسوس نہ کرتے ہوئے انتخابات کی تاریخ آگے بڑھا دے۔

جسے حزب مخالف کسی صورت میں بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بہر حال حزب مخالف نے مارشل لاء کی توسیع پر کھل کر اعتراض کیا ہے اور یہ مطالبہ کیا ہے کہ فوری طور پر کویت میں انتخابات کروائے جائیں اور مارشل لاء کو ختم کیا جائے۔

# مصری وزیر اعظم کی تقریر

اسلامک ڈویلپمنٹ بنک کے بورڈ آف گورنرز کی پندرھویں سالانہ میٹنگ جو ۲۸ اور ۲۹ مئی کو مصر میں منعقد کی گئی کا افتتاح مصر کے وزیر اعظم ڈاکٹر عاطف صدقی نے کیا۔ اپنی افتتاحی تقریر میں ڈاکٹر صدقی نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کو اپنے وسائل بروئے کار لاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنی چاہیئے۔ اور ادائیگیوں کے توازن میں جو کمی رہ جاتی ہے۔ اسے جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے آپ کی تقریر کو چوالیس ممالک کے نمائندوں نے۔ جو اس میٹنگ میں شرکت کر رہے تھے۔ خوب خوب سراہا۔ ڈاکٹر صدقی نے ان نمائندوں سے کہا کہ وہ اپنے ممالک کی انتظامی اہلیت کو بڑھانے کی کوشش کریں اور اپنے وسائل کے استعمال کے لئے انہیں ایک جگہ یا ایک جہت سے دوسری جگہ اور دوسری جہت لے جانے میں آسانیاں پیدا کریں جو افرادی قوت یا مالی سرمایہ انہیں حاصل ہے وہ مل جل کر ساری اسلامی امہ استعمال کرے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ہدف یہ ہونا چاہیئے کہ ہم اپنے وسائل کو بروئے کار لا کر کوالٹی کو بھی بہتر بنائیں اور مقدار کو بھی زیادہ کریں۔ اور ان ممالک کے شانہ بشانہ چلیں جنہیں ہم ترقی یافتہ کہتے ہیں کیونکہ آخر کار ہمارا ہدف یہ ہے کہ ہم معاشی طور پر خود کفالت پر عمل پیرا ہو جائیں۔ اور ساری اسلامی امہ کی ہمہ جہت ترقی کا باعث بنیں۔

مصری وزیر اعظم نے کہا کہ مسلمانوں کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ وہ دنیا کی بہترین امت ہیں اور اس

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدہ منیرہ ظہور

# حضرت بانی سلسلہ عالیہ کا طبقۂ نسواں پر احسانِ عظیم

جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ احمدیت کا علم لے کر اُٹھے تو دنیا کفر وضلالت کے اندھیروں میں ٹھوکریں کھا رہی تھی۔ اور قوت یقین اس قدر کمزور ہو چکی تھی کہ انسان نے خدا سے ڈرنا چھوڑ دیا تھا۔ زندگی کے ہر شعبے میں بے راہ روی کا دور دورہ تھا۔ بدرسمیں دلوں میں راہ پا چکی تھیں۔ اور جہالت کی ہر طرف حکمرانی تھی۔ اور معاشرے میں نیکی اور راستی کا کہیں وجود نہ تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ خدا تعالیٰ پہ یقین کامل رکھتے تھے۔ اور اس کی کامل طاقتوں کے دل و جان سے معترف تھے اور ہمیشہ پورے خشوع و خضوع سے دعاؤں میں مصروف رہتے اور گناہوں سے حتی المقدور اجتناب کرتے۔ اور اکثر یہ دعا کرتے اے رب العالمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غائت مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو۔ اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے میں تیری وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

اس وقت ملک و قوم پر مغربی اقوام اور مغربی تہذیب کی حکمرانی تھی اور لوگ اندھا دھند ان کی تقلید میں مصروف تھے آپ نے جب گمراہی کے ان عناصر کو دیکھا تو آپ کو بے حد دکھ ہوا۔ یہ خدا تعالیٰ پر سچا اور مستحکم ایمان رکھنے کا ہی اثر تھا کہ آپ نے معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کو محسوس کیا اور یہ جان لیا کہ عورت اور مرد زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں اگر ان میں ہم آہنگی نہ ہو ان کا تعلیمی معیار ایک نہ ہو تو اس گاڑی کا توازن کیسے قائم رہ سکے گا۔ ایک پڑھا لکھا مرد اور ایک ان پڑھ اور جاہل عورت مساوی بنیادوں پر کیسے کام کر سکتے ہیں اور تعلیمی فرق کی وجہ سے جو کسی معاشرے کا بنیادی عنصر ہے۔ کیسے اپنے بچوں کی تربیت کر سکتی ہے۔ جبکہ وہ خود اس قابل ہی نہیں کہ نئی نسل کو نئی اقدار سے روشناس کرا سکے عورت کی حیثیت کو متعین کرتے ہوئے آپ نے عورت کی نزاکت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے پردہ میں رکھنا ہی مناسب سمجھا ہے اور ملفوظات جلد اول میں صفحہ ۴۳ پر فرماتے ہیں آجکل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ پردہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں۔ جب پردہ ہو گا تو ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں سیریں کریں کیونکر جذبات نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو کوئی عیب نہیں سمجھتیں یہ گویا تہذیب ہے انہی بد نتائج کو روکنے کے لئے شارع نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقع پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس تعلیم سے بھگت رہا ہے۔ بعض جگہ بالکل قابل شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جا رہی ہے۔ یہ انہی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو۔ لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو ضرور وہ چیز تباہ ہو گی ہمارے دین کی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا" کفر و الحاد کے اس دور میں جب کہ تہذیب فرنگ ہی سب کا اوڑھنا بچھونا تھی۔ اور بے باکی و بے حیائی کا دور دورہ تھا۔ آپ نے عورت کو تحفظ دینے کی تلقین کی اور اسے اسکا جائز مقام دلایا۔ عورت کی حیثیت لونڈیوں کی سی تھی۔ اور اسے اس کے جائز حقوق سے بھی محروم رکھا جاتا تھا۔ مردوں کا عورتوں سے ظالمانہ سلوک نہایت قابل شرم تھا۔ لیکن آپ نے اس کی کھوئی ہوئی عظمت و عزت کو پھر سے بحال کیا اور فرمایا

"اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں۔ وہ ان کی کنیزیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو۔ اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے۔ اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹)

بیوی کا سے حسن معاشرت کے بارے میں فرمایا۔

" فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورت کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے۔ کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے۔ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکریہ ہے۔ کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔

(ملفوظات جلد دوئم صفحہ ۱)

آپ نے عورت کی تقدیر بدل کر رکھ دی۔ وہ عورت جو لونڈیوں کی طرح زندگی بسر کرتی تھی۔ اسے تعلیم کے نور سے آراستہ کرنے کا حکم دے کر اسے عقل و شعور بخش دیا اور وہ خدا کی راہ میں تن من دھن قربان کرنے کو ہر وقت تیار رہنے لگی۔ علم کے نور نے اس کے دل و دماغ کے دریچے وا کر دئیے اور وہ بد رسوم اور توہمات سے نکل کر حقیقت پسند بن گئی اس میں خود اعتمادی پیدا ہو گئی۔ اور طبقہ نسواں قوم کے لئے رنج و غم اور تکلیف کا باعث ہونے کی بجائے ایک مفید شہری کی حیثیت سے زندگی بسر کرنے لگا۔ آپ نے مردوں کو آگاہ کیا کہ عورت کوئی حقیر ہستی نہیں ہے جس کو زندگی کے ہر مرحلے میں نظر انداز کیا جائے بلکہ اگر اس کی صحیح تربیت کی جائے تو وہ بھی معاشرے کا ایک فعال وجود بن سکتی ہے۔ اور اس کی گود میں پلنے والے بچے اچھی تربیت پا کر ملک و قوم کے لئے باعث فخر و ناز ثابت ہو سکتے ہیں۔

آپ نے جہاں مردوں کو عورتوں کے حقوق ادا کرنے اور اچھا سلوک روا رکھنے کی تلقین کی وہاں عورتوں کو بھی مردوں کی اطاعت اور فرمانبرداری کا احساس دلایا۔ اور اسے بھی اپنے فرائض کی بجاآوری کے لئے نصیحت کی۔ اور مغرب زدہ عورت کو بتایا کہ وہ شمع محفل نہ بنے بلکہ ان پر فرض ہے کہ وہ اپنی اولادوں اور شوہروں کے حقوق ادا کریں اور اپنے گھروں کو سنواریں۔ اور جہاں حقوق کا مطالبہ کریں۔ وہاں فرائض کا بھی خیال رکھیں۔ آپ نے فرمایا "خدا تعالیٰ نے بعض حالات میں مردوں کو کچھ حقوق دئے ہیں۔ ان کی راہ میں روک نہ بننا چاہئیے۔ مثلاً تعدد ازدواج ہی کا مسئلہ ہے۔ اگر مرد ان حدود اور ضرورت کے تحت دوسری شادی کرنا چاہئے جو خدا تعالیٰ نے مقرر کی ہیں۔ تو عورت کو چاہئیے کہ اجازت دے دے۔ آپ نے مزید فرمایا" اپنے خاوندوں کے ان ارادوں کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو۔ بلکہ تم دعا کرو کہ خدا تمہیں مصیبت اور ابتلا سے محفوظ رکھے۔ وہ مرد سخت ظالم اور قابل مواخذہ ہے جو دو جوروئیں کر کے انصاف نہیں کرتا مگر تم خدا تعالیٰ کی نافرمانی کر کے موردِ قہر الٰہی مت بنو"

(کشتی نوح)

آپ نے عورتوں اور مردوں کو ایک دوسرے کا احترام کرنے اور ایک دوسرے کے وجود کو تسلیم کرنے کی ہدایت کی۔ نیز عورتوں اور مردوں کو تقویٰ اختیار کرنے اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کرنے سے روکا۔ کھلم کھلا میل جول اور ایسی پارٹیوں میں شمولیت سے منع کیا جہاں اخلاقی اقدار مجروح ہوتی ہوں اور جن کاموں کے کرنے سے اپنے مذہب پر حرف آتا ہو۔ آپ نے نیکی اختیار کرنے اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی تلقین کی اور معاشرے کو پاک کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کو کہا۔ اور کسی حالت میں بھی ملت و مذہب سے روگردانی کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اعمال صالحہ کو زندگی کی اساس قرار دے کر بہت سی ناجائز رسموں اور عقائد کا قلع قمع کر دیا۔ آپ نے عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا "تقویٰ اختیار کرو دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ہنسی ٹھٹھا مت کرو خاوندوں سے وہ تقاضے مت کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں۔ کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر فضل الرحمان بشیر ایم بی بی ایس

# اپنے گردوں کی حفاظت کیجئے

انسانی جسم کے اندر مختلف اعضاء اپنے اپنے مقام پر ضروریات کے مطابق انتہائی خوبصورتی سے اپنا کام سرانجام دیتے ہیں۔ ہر عضو ایک طے شدہ پروگرام کے تحت جسم کے اندر توازن قائم رکھتا ہے اور مختلف قسم کی تبدیلیوں کے عمل کو کنٹرول کرتا ہے۔ گردے جو پیٹ کے پچھلے حصے میں ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف واقع ہیں۔ اسی توازن کی بہترین مثال پیش کرتے ہیں۔ گردے خون کے اندر فاضل اور گندے مادوں کو فلٹر کر کے پیشاب کے ذریعہ خارج کرتے کے علاوہ جسم میں پانی کی مقدار کو کنٹرول کرتے ہیں اور تیزابیت، الکلی اور نمکیات کا آپس میں توازن قائم رکھتے ہیں۔ بلڈ پریشر کنٹرول کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں جلد میں پیدا ہونے والی وٹامن ڈی کو قابل عمل حالت میں تبدیل کر کے جسم میں کیلشیم کی مناسب مقدار قائم رکھتے ہیں۔ بعض ضروری ہارمونز کا اخراج بھی گردوں کے فرائض میں شامل ہے۔

اتنی اہمیت کے حامل اعضاء مندرجہ ذیل سے شدید طور پر متاثر ہوتے ہیں۔

۱۔ پانی کی کمی
۲۔ گردوں میں پتھری کا پیدا ہونا۔
۳۔ بلڈ پریشر کی زیادتی
۴۔ خون میں شوگر کی زیادتی
۵۔ گردوں میں انفیکشن۔
۶۔ گردوں کو نقصان پہنچانے والی ادویات کا استعمال اور
۷۔ چوٹ لگنے سے گردوں کو ضرب پہنچنا وغیرہ۔

موسم گرما میں جسم میں پانی کی کمی ہونا کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ خاص طور پر مزدور پیشہ طبقہ اس سے شدید طور پر متاثر ہوتا ہے۔ بہت زیادہ پسینہ بہہ جانے اور پانی کے کم استعمال سے گردوں میں درد اور پتھری بننے کے عمل کا آغاز ہو جاتا ہے۔ گردے کی پتھری عموماً مندرجہ ذیل اجزاء سے بنتی ہے کیلشیم آگزلیٹ، فاسفیٹ امونیم اور میگنیشیم وغیرہ۔ پتھری بننے کی اہم وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ پانی کے استعمال میں کمی
۲۔ بہت زیادہ دودھ کا استعمال۔
۳۔ کیلشیم کی ادویات کا غیر ضروری استعمال۔
۴۔ گوشت، پالک، ساگ اور ٹماٹر کا کثرت سے استعمال۔
۵۔ وٹامن سی کی کمی۔
۶۔ گردوں میں انفیکشن
۷۔ پیراتھائیرائیڈ ہارمون کی زیادتی۔
۸۔ لمبا عرصہ بستر علالت پر رہنے والے مریض جن کی ہڈیوں سے کیلشیم خون میں شامل ہو کر گردے کی پتھری کا باعث بنتا ہے۔

گردوں کے مریض عموماً مندرجہ ذیل ابتدائی علامات ظاہر کرتے ہیں۔

۱۔ کمر میں ریڑھ کی ہڈی کے اطراف میں گردوں کی جگہ درد۔ یہ درد مختلف قسم کا ہوتا ہے مثلاً بوجھ محسوس کرنا یا دفعتاً فوقتاً ٹیسیں اٹھنا۔
۲۔ پیشاب میں جلن۔
۳۔ پیشاب میں خون آنا۔
۴۔ پیشاب کے راستے پتھری کا اخراج۔
۵۔ بلڈ پریشر کی زیادتی۔

اگر خدانخواستہ کسی شخص میں اوپر دی گئی ایک یا ایک سے زائد علامات پائی جاتی ہوں تو اُسے ابتدائی طور پر مندرجہ ذیل ٹیسٹ کروانے چاہئیں:۔

۱۔ خون کا معائنہ (کیلشیم اور فاسفیٹ کی مقدار۔
۲۔ پیشاب کا معائنہ
۳۔ ایکسرے (KUB و IVP)
۴۔ الٹرا ساؤنڈ۔

ایکسرے کے لئے ضروری ہے کہ آپ ایک رات قبل ہلکا جلاب لے لیں اور صبح ناشتہ نہ کریں جبکہ الٹرا ساؤنڈ کروانے سے پہلے تین چار گلاس پانی پئیں اور پیشاب مت کریں اگر آپ گردے کی پتھری کے مریض ہیں تو فوراً کسی ماہر یورالوجسٹ سے رابطہ کریں۔ پتھری کے علاج کے مندرجہ ذیل تین طریقے ہیں:۔

۱۔ مختلف ادویات سے پتھر توڑ کر پیشاب کے راستے خارج کرنا۔
۲۔ آپریشن
۳۔ لیتھوٹرپسی (شعاعوں کے ذریعہ پتھری توڑ کر نکالنا)
(LITHOTRIPSY - ESWL)

اہم بات یہ ہے کہ SELF MEDICATION سے پرہیز کریں اور خواہ مخواہ لوگوں کے مفت مشوروں پر عمل نہ کریں۔

جس چیز پر سب سے زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے وہ صاف پانی کا کثرت سے استعمال اور گرمی سے بچاؤ ہے۔ جنوبی پنجاب جھنگ، ملتان ڈیرہ غازیخان اور سندھ کے ملحقہ علاقے جہاں صاف پانی کی قلت اور موسم سخت گرم ہوتا ہے کے لوگ گردے کی پتھری کے عام مریض ہیں۔ گرمیوں کے موسم میں ایک جوان آدمی کو کم از کم چھ سے آٹھ لیٹر تک پانی پینا چاہیئے۔ اور اگر پسینہ کثرت سے آتا ہو تو اُس سے بھی زیادہ مقدار کی ضرورت ہوگی۔

گردے کی پتھری کے علاوہ جن بیماریوں سے گردوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ بلڈ پریشر کی زیادتی۔
۲۔ شوگر کی زیادتی۔
۳۔ گردوں کی انفیکشن۔
۴۔ گردوں کو نقصان پہنچانے والی ادویات کا استعمال۔

کنٹرول سے باہر بلڈ پریشر سے گردے سکڑ جاتے ہیں اور اُن کی فلٹر کرنے اور توازن قائم رکھنے کی صلاحیت تباہ ہو جاتی ہے۔ گردے سکڑنے سے بلڈ پریشر مزید بڑھ جاتا ہے۔ اس طرح آپس میں ایک دوہرا عمل شروع ہو جاتا ہے جو آخر کار گردے فیل ہونے کا سبب بنتا ہے

شوگر کے مریض عموماً گردوں کی انفیکشن اور پتھری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جو ادویات گردوں کو تباہ کن نقصان پہنچاتی ہیں ان میں گنٹنہ کا استعمال سرفہرست ہے۔

گردوں میں پتھری کے مریض SEPTRAN استعمال نہ کریں۔

مختصراً اپنے ان قیمتی اعضاء کی حفاظت کے سلسلے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ گردوں کو نقصان دینے والی وجوہات سے اجتناب کریں اور اگر خدانخواستہ آپ متاثر ہو چکے ہیں تو فوراً کسی ماہر یورالوجسٹ سے رجوع کریں۔

---

بقیہ: ص ۳ سے آگے

جا رہی ہو۔ مسلمان مارے جا رہے ہوں کفار بڑھتے چلے آ رہے ہوں اور کوئی شخص مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھنے لگ جائے تو ہم کہیں گے اسکی نماز کوئی نماز نہیں اس وقت جہاد کا کام کرنے کا وقت تھا مصلیٰ پر بیٹھ کر تسبیح پھیرنے کا وقت نہیں تھا اسی طرح اگر کوئی شخص نماز کے وقت نماز نہ پڑھے اور کہے میں جہاد کے لئے چلا ہوں تو ہم کہیں گے وہ نماز سے بچنے کا بہانہ تلاش کر رہا ہے۔ غرض اپنی ذات میں نہ نماز نجات دلا سکتی ہے ...... بلکہ جو نیک کام بھی موقع اور محل کے مطابق ہو وہی انسان کے کام آتا ہے۔

بقیہ: ص ۵ سے آگے

ہو۔ خدا کے فرائض نماز وغیرہ میں سستی مت کرو۔ اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ۔ اور اسراف نہ کرو۔ اور خاوندوں کے مالوں کو بے جا طور پر خرچ نہ کرو۔ خیانت نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ گلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگائے" انہی تعلیمات کی روشنی میں لجنہ کی تنظیم قائم ہوئی۔ اور آج یہ تحریک ایک عالمگیر حیثیت حاصل کر چکی ہے۔ خدا تعالیٰ ہر احمدی مرد و عورت کو آپ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور علم کی روشنی سے منور کر دے۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

(ماخوذ از مصباح)

بقیہ: ص ۴ سے آگے

لئے انہیں اپنے اچھے کاموں کو پیش کر کے دنیا کو بہتر مثال دینی چاہیئے ان اچھے کاموں میں محنت کا بھی دخل ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر صدیقی نے اس بات پر بھی زور دیا کہ خوراک کے معاملے میں اسلامی ممالک کو خود کفیل ہو جانا چاہیئے انہوں نے کہا کہ اس سے ہماری ادائیگیوں کے توازن پر بھی بہت مثبت اثر پڑے گا۔ انہوں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ مسلمانوں کو مل جل کر مختلف قسم کی صنعتیں لگانی چاہئیں اور اپنی ٹیکنیکی اہلیت کو بھی بہتر سے بہتر بناتے ہوئے اپنی معیشت کی بنیاد کو مضبوط کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف اسی طرح ممکن ہے کہ ہم صنعت کاری سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ ایسا کرنے سے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

**ضروری نوٹ :-** مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

**مسل ۲۸۰۲۶/** میں انیسہ راشد زوجہ محمد اسلم راشد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۸ دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) پلاٹ برقبہ ۵ مرلہ مالیتی ۲۲۰۰۰/- روپے جس پر مکان خاوند محترم نے بنایا ہوا ہے۔ (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم تین ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ - انیسہ راشد ۲/۸ دارالصدر شمالی ربوہ - گواہ شد نمبر ۱ محمد اسلم راشد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۹۸۸۰ - گواہ شد نمبر ۲ محمد اکرم خالد وصیت نمبر ۲۴۱۲۲

**مسل ۲۸۰۲۷/** میں افضال احمد رؤف ولد صوبیدار عبدالجبار ریٹائرڈ قوم آرائیں پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد - افضال احمد رؤف مربی سلسلہ B.2/3 دارالبرکات ربوہ - گواہ شد نمبر ۱ ملک مبشر منظور وصیت نمبر ۲۴۴۴۲ - گواہ شد نمبر ۲ ملک خالد محمود وصیت نمبر ۲۱۲۴۷ -

**مسل ۲۸۰۲۸/** میں رانا مبارک احمد ولد منشی امیر محمد خان ایرانی قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۰/۱ باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) پلاٹ برقبہ دس مرلہ مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے واقع دارالعلوم شرقی ربوہ (۲) نقد ایک لاکھ ۶۰ ہزار روپے جو بصورت گریجویٹی P.F ملا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۶/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا مبارک احمد ۳۰/۱ محلہ باب الابواب ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد اعظم وصیت نمبر ۲۲۵۱۷ گواہ شد نمبر ۲ عبدالسلام وصیت نمبر ۱۲۵۰۳

**مسل ۲۸۰۲۹/** میں امتہ الحی زوجہ صوفی بشیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵/۱۱ دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ۱/۸ حصہ مکان نمبر ۱۵/۱۱ رقبہ مالیتی ۲۰۰۰۰/- روپے (۲) طلائی بندے وزنی نصف تولہ مالیتی ۱۵۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ - امتہ الحی ۱۵/۱۱ دارالیمن شرقی ربوہ - گواہ شد نمبر ۱ صوفی بشیر احمد خاوند موصیہ - گواہ شد نمبر ۲ - مرزا محمد ابراہیم وصیت نمبر ۱۳۴۶۴

**مسل ۲۸۰۳۰/** میں خواجہ محمد امین امرتسری ولد خواجہ غلام احمد صاحب قوم کشمیری وائیں پیشہ تجارت عمر ۶۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۹/۲۱ دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ دس مرلہ واقع ۱۹/۲۱ دارالرحمت وسطی ربوہ مالیتی دو لاکھ روپے (۲) سرمایہ دکان آٹھ ہزار روپے (۳) ترکہ اہلیہ سے حصہ چھ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۵۰ + ۶۵۰ = ۱۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن و بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر

باقی صفحہ ۸ پر

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

## بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

مسلم ممالک کو زیادہ اشیاء برآمد کرنے کا موقعہ ملے گا اور ان کا تجارتی توازن بھی درست ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ملک میں مل جل کر کام کرنا چاہیے تاکہ عمودی اور افقی طور پر وہ اپنے وسائل کو سب کے فائدے کے لئے استعمال کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کی ایسے امور کے لئے خاص طور پر ضرورت ہے جہاں زیادہ سرمائے کے بغیر کام نہیں ہو سکتا۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ ہماری امت کا سرمایہ اگر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے استعمال کیا جائے تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

انہوں نے اسلامک ڈویلپمنٹ بنک کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ ایسے مختلف ممالک میں ایسی انجمنیں قائم کرنی چاہئیں جو آجر اور اجیر دونوں کے لئے مفید ثابت ہوں۔ مسلم امہ کا ذکر دہراتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دنیا کی نظریں اس پر اس لئے جمی ہوئی ہیں کہ ان علاقوں میں قدرتی وسائل بڑی کثیر تعداد اور مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ لیکن یہی وہ بات ہے جو مسلمانوں کو اس بات پر مجبور کرنے والی ہے کہ وہ اپنی اہلیت کو بڑھائیں اور اپنے مسائل کو خود استعمال کریں۔ آج تک یعنی گذشتہ سولہ سال میں اسلامک ڈویلپمنٹ بنک نے جو کام کیا ہے اسے ڈاکٹر صدیقی نے سراہا۔ اور کہا کہ بہت سی ایسی سکیمیں ہیں جو اس بنک کے ذریعے مختلف ممالک میں بروئے کار لائی جارہی ہیں۔ موجودہ زمانے کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صدیقی نے تلقین کی کہ مسلمانوں کو ہرگز کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے والا ہو اور ان کے خیال میں یہ اسی طرح ممکن ہے کہ وہ اپنے بنیادی اصولوں پر قائم رہیں یعنی خدا کی وحدانیت پر یقین رکھیں اور انسانوں کی آپس میں برابری کا یقین بھی۔

اس اجلاس میں اسلامی ممالک کے چالیس اراکین کے علاوہ او۔ آئی۔ سی کے ممالک نے بھی شرکت کی اور آئندہ کے لئے متعدد سکیمیں زیر غور آئیں۔ اختتام پر تحقیقاتی مقالوں کے لئے انعامات دیئے گئے۔ پاکستان نے بھی اس اجلاس میں شرکت کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ——— نون ۔ سین

# مذہب کا استحصال روکا جائے

پروفیسر کرار حسین جو کہ ایک مشہور و معروف ماہر تعلیم اور دانشور ہیں نے کہا ہے کہ کمزور حکومتوں نے ہمیشہ مذہب کو قربانی کے بکرے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ لیکن اب یہ طریقہ ختم ہونا چاہیئے۔ ورنہ اس کے نتائج بہت خطرناک نکلیں گے۔

(یکم جون) ہفتہ کے روز انہوں نے جائنٹ ایکشن کمیٹی کے زیر اہتمام دیئے گئے ایک لیکچر جس کا عنوان "ہماری سیاست میں مذہب کا کردار" تھا میں کہا کہ پچھلی غلطیوں سے سبق سیکھے بغیر کوئی قوم ترقی اور فارغ البالی کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتی۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان میں مارشل لاء کی حکومتوں نے اپنے دور حکومت کو طول دینے کے لئے یا تو غیر ملکی امداد پر انحصار کیا یا پھر ہمیشہ مذہب کا سہارا لیا اور افسوس کا مقام یہ ہے کہ یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان حاکموں کے ہمارے اوپر مذہب ٹھونسنے کی وجہ سے ہم لوگ سینکڑوں چھوٹے چھوٹے طبقوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ جس کے نتیجے میں پاکستان کے مخالف طبقوں کو ملک کی فضا میں نفوذ کے مواقع میسر آگئے ہیں۔

انہوں نے یہ نقطہ نظر پیش کیا کہ ہمارے مذہب نے تو ہمیں ہمیشہ چوکس رہنے کا سبق دیا تھا اور اپنے کم مایہ اور غریب بھائیوں پر رحم کرنے اور شفقت کا سلوک روا رکھنے کا حکم دیا تھا۔ اور مسلمانوں کو منع کیا تھا کہ وہ کسی طرح بھی استحصالی طبقے میں شامل نہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ آج کل تو یہ صورت حال ہے کہ مذہب سوسائٹی کے امراء کے طبقے کے ہاتھ میں کھلونا بن کر رہ گیا ہے۔ اور اس طبقہ نے سیاسی فوائد حاصل کرنے اور غریبوں کا استحصال کرنے کے لئے مذہب کا استعمال شروع کر رکھا ہے

بقیہ: صفحہ ۷ سے آگے

انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خواجہ محمد امین ۲۱/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ خواجہ وحید احمد پسر موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خواجہ محمد اکرم برادر موصی۔

مسل ۲۸۰۳۱ میں سیدہ مریم صدیقہ زوجہ سید شوکت علی صاحب آف چک نمبر ۱۵۷ مراد ضلع بہاولپور قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۵۷ مراد P.O چنی گوٹھ ضلع بہاولپور حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) حق مہر/۵۰۰۰ روپے (۲) نقد بیس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سیدہ مریم صدیقہ کوارٹر ۴۷ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ سید شوکت علی خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ سید مبشر احمد مظہر وصیت نمبر ۲۴۱۹۴

## ملکی خبریں

○ وزیراعظم نے بتایا ہے کہ پاکستان کو خلیجی جنگ سے ایک ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے اسلامک چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خلیج کے علاقے میں اسلامی ممالک اعتدال پسندی اور تعاون سے ہی ترقی کر سکتے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ اسمبلیاں تڑوانا نہیں چاہتیں انہوں نے کہا کہ حکمران ناراض ساتھیوں کو مارشل لاء سے ڈرا رہے ہیں۔ اسلام آباد میں پی ڈی اے کی طرف سے اسمبلی کے اجلاس کے بائیکاٹ کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت مجھے جھکانا چاہتی ہے ہم نے ۹ ماہ انہیں مضبوط کیا اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ پانچ سال پورے کریں۔ انہوں نے کہا کہ انتخابی اصلاحات تک انتخابات کی بات نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایک شخص پورے پارلیمانی نظام کو تباہ کر رہا ہے۔

○ پنجاب کے وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کالا باغ ڈیم کا نام بدل کر پاسبان ڈیم رکھ دیا ہے اب یہ ڈیم چاروں صوبوں کی رضامندی سے ضرور بنایا جائے گا۔

○ پنجاب میں محنت کشوں کو دو سو روپے ماہوار خصوصی الاؤنس دیا جائے گا۔

○ آزاد کشمیر کی سیاسی جماعتوں نے انتخابی ضابطہ اخلاق منظور کر لیا ہے۔


**مرغیوں کی چیچک**

چیچک روک ۳/- روپے فی شیشی

چیچک پلز ۳/- روپے فی شیشی

تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ کمپنی ادا کرے گی

(ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

**کیورٹو میڈیسن کمپنی ربوہ**

فون ——— ۷۷۱، ۶۰۶


## غیر ملکی خبریں

○ الجزائر میں مارشل لاء لگا دیا گیا ہے۔ عام انتخابات جو ۲۷ جون کو ہونے والے تھے ملتوی کر دیئے گئے ہیں اور ہنگامی حالت نافذ کر دی گئی ہے۔ فوج کی فائرنگ سے کئی شہری ہلاک و زخمی ہو گئے ہیں۔ دارالحکومت میں ٹینک گشت کر رہے ہیں۔

○ تلگو دیشم پارٹی کے صدر اور بھارت کے نیشنل فرنٹ کے چیئرمین مسٹر راما راؤ نے اپنی بھوک ہڑتال ختم کر دی ہے اور اپنے گھر منتقل ہو گئے ہیں ان کو زبردستی ہسپتال منتقل کر کے انہیں گلوکوز اور سیلائن لگا دیا گیا تھا۔

○ عراقی ناظم الامور نے بتایا ہے کہ ۲۰ ہزار عراقی جنگی قیدی ابھی بھی ایران کی تحویل میں ہیں۔ ایران ان جنگی قیدیوں کو روک کر سیاسی فوائد اٹھانے اور عراق کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا جواز پیدا کر رہا ہے۔

○ بنگلہ دیش میں بحریہ اور فضائیہ کے سربراہوں کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ ان پر اپریل کے سیلاب کے بارے میں غفلت برتنے کا الزام ہے۔

○ اسرائیلی فوج لبنان پر حملے کے لئے زبردست تیاریاں کر رہی ہے۔ فلسطینی چھاپہ ماروں اور لبنانی ملیشیا کو چوکس کر دیا گیا ہے۔

○ ایک نامعلوم طیارے نے افغانستان کی سرحد کے قریب ایک روسی گاؤں پر بمباری کی جس سے ۴ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ اس گاؤں پر پانچ بم گرائے گئے جس سے متعدد عمارتوں کو بھی نقصان پہنچا۔ اطلاعات کے مطابق جس طیارے سے بم گرائے گئے وہ روسی علاقے میں پرواز کر رہا تھا۔


قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اول کے مشہور شاگرد

**حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ** (رجسٹرڈ)

○ بے اولاد ○ نرینہ اولاد سے محروم ○ اٹھراء ○ بچوں کا سوکھا پن

گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴/۷۶۴۹۷ ۰۴۳۱، ربوہ فون ۹۰۶-۰۴۵۲۴

لاہور ۔ قلعہ کالر والہ ۔ ملتان ۔ کراچی